رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | مورخہ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ جولائی ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۔

آج صبح کی ٹرین سے حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دھرمسالہ تشریف لے گئی ہیں ۔

افسوس ۔ آج رسالدار حاکم علی خان صاحب پنشنر متوطن کاہنور ضلع رہتک جو کچھ عرصہ سے یہاں رہائش رکھتے تھے ۔ وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

"خبردار !! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو ۔ کہ انہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے ۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں ۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں ۔ جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ۔ ان کا خدا کیا چیز ہے ۔ صرف ایک عاجز انسان ۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ۔ میں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا ۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت ہو ۔ جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے ۔ چاہیئے ۔ کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دُنیا کا ہو ۔ خواہ دین کا ۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے ۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے ۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو ۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے

تم راستباز اس وقت بنو گے ۔ جبکہ تم ایسے ہو جاؤ ۔ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو ۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو ۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے ۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما ۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی ۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی ۔ اپنی جانوں پر رحم کرو ۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں ۔ اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں ۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ۔ اُن کے پیرو مت بن جاؤ ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے ۔ تا تمہیں معلوم ہو ۔ کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے ۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں ۔ نہیں ۔ بلکہ یکدفعہ ...

قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

بٹالہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء - ۱۶ جون ۱۹۳۶ء

کو قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۹ احمدیوں پر جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے - آج اس کی مزید سماعت ہوئی - ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور اور جناب دیوان رتن سنگھ صاحب پلیڈر بٹالہ موجود تھے - استغاثہ کی طرف سے پنڈت مدن گوپال صاحب کورٹ سب انسپکٹر موجود تھے - گیارہ بجے کارروائی شروع ہوئی اور تین گواہان استغاثہ پر جناب مرزا صاحب اور جناب شیخ صاحب نے مکرر جرح کی - ایک گواہ پر مکرر جرح قبل ازیں ہو چکی ہے - باقی ایک پر جرح کے لئے کل کی تاریخ مقرر ہوئی -

قادیان سے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ اور بہت سے دیگر اصحاب مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے مفصل بیان کل کے پرچہ میں دیئے جائینگے

آج چونکہ مندرجہ ذیل دو سوالات دریافت کرنے کی عدالت نے اجازت نہ دی - اس لئے درخواست لکھکر شامل مسل کرائی گئی -

(۱) محمد اسحاق گواہ استغاثہ پر یہ سوال ملزمان کی طرف سے کیا گیا - کہ کیا تم نے پولیس میں یہ بیان لکھوایا تھا - کیونکہ رات کو معلوم ہوا تھا - کہ منگو گھمار کی لڑکی فوت ہو گئی ہے - اور احمدی اسے قدیم قبرستان متصل عیدگاہ میں دفن کرنا چاہتے ہیں " اور آج تم نے یہ بیان لکھوایا ہے - کہ یہ علم صبح کے وقت ہوا - دونوں میں سے کونسا درست ہے اس کا جواب تو عدالت نے تحریر کر لیا لیکن یہ واقعہ ظاہر نہیں ہوتا - کہ پولیس کے بیان سنانے کے نتیجہ میں یہ جواب دیا گیا -

(۲) اسی طرح وکیل ملزم کی طرف سے یہ سوال کیا گیا - کہ تم احمدیوں کو فسادی سمجھا کرتے ہو - یا نہیں - اور کیا تم خیال کرتے تھے - کہ منت سماجت سے احمدی تمہاری بات مان جائیں گے - لیکن ہر دو سوالات عدالت نے نامنظور کئے - اور اس وجہ سے وکیل صفائی نے یہ سوالات گواہان سے نہیں کئے - جن سے گواہان استغاثہ کی عداوت اس رنگ میں ظاہر ہو سکے - کہ ان کا منت سماجت کے لئے وہاں جانا محض غلط اور بے بنیاد ثابت ہو - اور یہ ظاہر ہو کہ وہ فساد کی نیت سے ہی گئے تھے - چونکہ ان امور کا ذکر مسل پر نہیں - یہ واقعات لکھ دیئے جاتے ہیں - تا کہ شامل مسل رہیں -

نیز یہ امر بھی عدالت کے نوٹس میں لایا جانا ضروری ہے - کہ محمد اسحق و محمد الدین گواہان استغاثہ مکرر جرح کے بعد عدالت میں نہیں رہے - اور توجہ دلانے پر ساڑھے تین بجے عدالت میں بلائے گئے ؛ (رپورٹر الفضل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام تاریں دینے والے احباب نوٹ فرمالیں - کہ صرف "دھرمسالہ" لکھنا کافی نہیں - بلکہ "دھرمسالہ چھاؤنی" لکھنا چاہیئے - ورنہ تاریں دیر سے پہونچیں گی -

ایسا ہی خطوط لکھنے والے احباب مطلع رہیں - کہ حضور کا ایڈریس قیام دھرمسالہ کے دوران میں یہ ہوگا "کوٹھی گلینمور اپر دھرمسالہ"

Glanmore Banglow Upper Dharamsala

آئندہ جمعہ ۲۴ جولائی کو حضور قادیان تشریف رکھینگے اسلئے اس دن کی تاریں اور ڈاک قادیان کے پتہ پر روانہ ہوں - (پرائیویٹ سیکرٹری)

کے کھولنے کا ارادہ نظارت ہذا نے کیا تھا - ۲۰۰ طالب علم کو کھلنے والی ہے - اس کلاس میں شامل ہونے والے امیدواران کو ۲۴ تاریخ تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے - (ناظر امور عامہ قادیان)

پروگرام دورہ جماعتہائے احمدیہ

ڈیرہ غازیخان

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ حسب ذیل پروگرام کے ماتحت دورہ کرینگے -

تاریخ	مقام
۳۰ جولائی تک	راجن پور و ملحقات
۲ اگست تا ۸ اگست	شادن لنڈ
۹ " تا ۱۳ "	ابیرہ و غربی
۱۴ " تا ۱۶ "	بستی مندرانی
۱۸ " تا ۲۰ "	بستی بزدار
۲۱ " تا ۲۴ "	کوٹ قیصرانی
۲۶ " تا ۳۱ "	وہوا

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان واپسی قرضہ سالہا ہزار

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ ماہ جولائی ۱۹۳۶ء کا قرعہ مندرجہ ذیل احباب کے نام نکلا ہے - انکو چاہیئے - کہ اصل رسید بھجوا کر اپنا روپیہ حاصل فرمالیں -

۱ - سید مسعود احمد صاحب نسک (۲) بابو محمد شریف صاحب قادیان
۳ - ملک مولا بخش صاحب قادیان (۴) محمد ...

اعلان متعلق پبلک سروس کمیشن

پبلک سروس کمیشن کے کلیریکل امتحان کے ضمن میں جو کلاس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ

احرار نے مسلمانوں کے انتشار اور پراگندگی کو انتہا تک پہنچا دیا

احرار نے جب جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ پردازی اور شورش انگیزی شروع کی۔ تو عام لوگوں سے مالی امداد حاصل کرنے اور انہیں احمدیوں کے خلاف اشتعال دلاکر بدامنی پیدا کرنے کے لئے سب سے بڑی وجہ یہ پیش کی۔ کہ احمدیوں نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر کے انہیں سخت کمزور کر دیا ہے۔ ہم ان کا خاتمہ کر کے مسلمانوں میں پختہ اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ مسلمان نہایت طاقتور بن جائیں

اس میں شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا یہ حربہ ان لوگوں میں جنہیں یا تو کسی نہ کسی وجہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ دشمنی۔ اور عداوت پیدا ہو چکی تھی۔ یا جو جاہلانہ تعصب اور شرارت کی رگ رکھتے تھے بہت مؤثر ثابت ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا۔ جس میں بعض حکام نے بھی پورا حصہ لیا۔ وہ جس قدر احرار کی امداد کر سکتے تھے۔ انہوں نے کی۔ اور ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جبکہ احرار نے بڑے زور شور سے یہ دعوےٰ کرنا شروع کر دیا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ مگر آج ہر وہ شخص جسے خدا تعالےٰ نے عقل و سمجھ کا مادہ عطا کیا ہے۔ دیکھ سکتا ہے۔ کہ نہ صرف احرار کا جماعت احمدیہ کو مٹانے کا دعویٰ بالکل باطل ہو چکا ہے۔ بلکہ وہ خود مٹتے جا رہے ہیں۔ اور وہی لوگ جو تھوڑا ہی عرصہ قبل انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے اور ان کا کلمہ پڑھتے تھے۔ آج آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق انہیں قرار دے رہے ہیں۔ اور ہر جگہ انہیں ذلیل و رسوا کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار شورش پیدا کرتے ہوئے نہ صرف مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے دعوے میں جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی حالت پہلے سے بھی بدتر بنا چکے ہیں۔ اور روز بروز بدتر ہی بناتے جا رہے ہیں۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ احرار کے سب سے بڑے مددگار اور حمائتی خود کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۷ - جولائی) احرار اور نیلی پوشوں کی جنگ و جدال پر ماتم کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد مسلمانوں کی دو جماعتوں میں پیکار و نزاع کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقتضیات شرافت سے قطع نظر کر لیا گیا ہے۔ اور مسلمہ آداب اخلاق ان لوگوں کے نزدیک اپنی حقیقی حیثیت اور اہمیت سے محروم ہو چکے ہیں قومی کارکنوں اور خدمت ملت کے مدعیوں کو نہ دشنام طرازی میں باک، نہ دروغبافی سے دریغ رسوائی کی کوئی منزل ایسی نہیں۔ جسے ان کا سمند تیادت پامال نہ کر چکا ہو۔ اور فحاشی کی کوئی پست سے پست مقام ایسا باقی نہیں رہا۔ جس کی سیر ان لوگوں نے نہ کی ہو۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے کے حق میں جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ ہمارے قلم میں اُسے نقل کرنے کی ہمت نہیں۔ دونوں طرف کے اخبار اُٹھا کے دیکھ لیجئے۔ جلسہ گاہوں میں تشریف لے جائیے۔ اور اپنے کانوں سے سن لیجئے۔ کہ کیسے کیسے بلند پایہ حقائق جن پر جعفر زٹلی کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ ارشاد فرمائے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ تو پاس کے کسی بازار میں ہی جا کر دیکھ لیجئے کیونکہ آج ہر کوچہ و بازار رزمگاہ بنا ہوا ہے۔ اور ہر گھر میں عرصۂ پیکار گرم ہے۔ امت اسلامیہ پر افتراق و انتشار کے اکثر موقعے آئے ہیں لیکن اس قسم کے مکمل انتشار و پراگندگی کی مثال تو مسلمانان ہند کی پوری تاریخ میں کہیں نہیں ملتی"

اگرچہ ان سطور کا ایک ایک لفظ اس غلاظت اور گندگی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جو احرار مسلمانوں میں بکھیر رہے اور مسلمانوں کے اخلاق کو تباہ کر رہے ہیں لیکن آخری سطور جو بقلم جلی لکھی گئی ہیں۔ خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ احرار جو جماعت احمدیہ کے خلاف شر انگیزی کی یہ وجہ قرار دیتے تھے۔ کہ اس نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ انہوں نے خود مسلمانوں میں کیسا شاندار اتحاد و اتفاق قائم کر دیا ہے جماعت احمدیہ کے اشد مخالف اور احرار کے بہت بڑے مددگار اخبار "احسان" کا بیان ہے۔ اور بالکل درست بیان ہے کہ آج کل احرار نے مسلمانوں کی جو حالت بنا رکھی ہے " اس قسم کے مکمل انتشار و پراگندگی کی مثال تو مسلمانان ہند کی پوری تاریخ میں کہیں نہیں ملتی"

یہ ہے وہ پھل جو اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر احرار کو لاکھوں روپے دینے والے۔ اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے مسلمانوں کو نقد حاصل ہوا۔ کہ ان کی تباہی و بربادی میں جو کسر باقی تھی۔ وہ انہوں نے پوری کر دی۔ اور آج اپنے تو اپنے غیر بھی مسلمانوں کی حالت زار پر نوحہ خواں ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" ۱۷ - جولائی اپنے ایک طویل مضمون میں لکھتا ہے:- "آج پنجاب کا مسلمان ایسی حرکات کر رہا ہے۔ جو اس کے لئے عزت اور توقیر کا باعث نہیں۔ نہ ہی ان حرکات سے اس کے تدبر کا ثبوت ملتا ہے غیر مسلمانوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کا تذکرہ میں آج نہیں کرتا۔ آج تو اس مال غنیمت کی بانٹ پر جو خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں"

اس کے بعد احرار کی مسلمانوں کے ساتھ جنگ و جدال کے چند تازہ واقعات پیش کر کے لکھتا ہے:-

"لطف یہ ہے۔ کہ یہ خانہ جنگی صرف جلسوں اور اخباروں ہی میں نہیں۔ بلکہ گھروں کے اندر، خاندانوں کے اندر۔ اور دوستوں کے اندر بھی جاری ہو گئی ہے اور عجب دھما چوکڑی مچ گئی ہے"

مسلمانان پنجاب جانتے ہیں۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ اور یہ سب کچھ احرار کا کیا کرایا ہے۔ انہوں نے یہ الزام تو جماعت احمدیہ پر لگایا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق میں رخنہ انداز ہے۔ وہ اسے اس لئے ختم کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان متحد ہو سکیں:۔

لیکن خدا تعالےٰ نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان لوگوں کے چہروں سے نقاب الٹ کر رکھ دیا۔ اور دنیا کو بتا دیا۔ کہ مسلمانوں میں انتشار اور انشقاق پیدا کرنے والی وہ جماعت نہیں۔ جسے خود اس نے مسلمانوں کو ایک مسلک میں منسلک کرنے کے لئے اور دنیا جہاں میں معزز و سربلند بنانے کے لئے قائم کیا ہے۔ بلکہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی نیتیں خراب۔ جن کے دل کھوٹے۔ جن کے اعمال گندے۔ اور جن کے عقائد جھوٹے ہیں۔ جو منہ سے تو کہتے ہیں۔ کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ. لیکن اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ.

سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیاں

(۴)

یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۶ میں حضرت مسیح نے ایک ایسے مددگار کے آنے کی اپنی قوم کو خبر دی ہے۔ جو ابد الآباد تک ساتھ رہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "اور میں باپ سے درخواست کرونگا۔ تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی سچائی کی رُوح جسے دُنیا حاصل نہیں کرسکتی"۔ اپنے جانے سے پہلے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ میں خدا تعالےٰ سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ دنیا کی ہدایت کاملہ کے لئے ایک ایسا انسان بھیجے۔ جس کی نبوت کا زمانہ قیامت تک رہے۔ اور جس کی قوتِ قدسیہ اور فیض کے بعد کسی اور شرعی نبی کی ضرورت نہ رہے پھر فرماتے ہیں۔ کہ وہ ضرور ایسا انسان بھیجے گا۔ اور یہ بھی فرمادیا ہے۔ کہ دُنیا اس سچائی کی رُوح کو اور اس کے فیضان کو حاصل کرنے میں کوتاہی کرے گی۔ اس پیشگوئی کے الفاظ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صادق آتے ہیں۔ آپ کا فیضان اور قوتِ قدسیہ اور نبوت کا زمانہ قیامت تک ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھے تمام دنیا کے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور ایسی کتاب دی ہے جو ہمیشہ کے لئے کافی و وافی ہے۔

یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۳۰ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں"۔

آپ کے بعد دونوں جہان کے سردار اور رحمۃ للعالمین کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرماکر حضرت مسیحؑ کی یہ پیشگوئی پوری کردی اور آپ کو اتنا بڑا درجہ عطا فرمایا۔ کہ حضرت مسیحؑ کا یہ فقرہ بھی پورا ہوگیا۔ کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں یعنی میں اس کے مرتبے کا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میرا درجہ اس قدر بلند ہے۔ کہ میری پیروی کرنے والے بنی اسرائیل کے انبیاء کا درجہ حاصل کرسکتے ہیں۔

یوحنا ۱۵/۲۶ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں "لیکن جب وہ مددگار آئے گا۔ جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی سچائی کی روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو۔ کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو"۔

اس مددگار یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا میں تشریف لاکر حضرت مسیح علیہ السلام کی تطہیر کی۔ اور ان تمام الزامات کو جو ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ پر لگائے جاتے تھے۔ اور ان سب عقائد باطلہ کو جن میں سے بعض مبالغے سے پُر اور بعض آپ کی پوزیشن کو بالکل گرادینے والے تھے۔ غلط ثابت کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے علم پاکر گواہی دی۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول تھے۔ اور ان پر رُوح القدس نازل ہوتا تھا:۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری "حامو")

لنڈن میں ایک تبلیغی جلسہ

دنیا میں امن کیونکر قائم ہوسکتا ہے

۲۷ جون کو احمدیہ دار التبلیغ میں سٹی تو کلور کلب کے چالیس ممبر تشریف لائے چونکہ اس وقت ہم نماز پڑھ رہے تھے۔ اس لئے وہ بھی جوتے اتار کر مسجد میں بیٹھ گئے۔ نماز کے بعد مولانا درد صاحب نے ان سے اذان اور نمازوں کی حکمت بیان کی۔ پھر مسجد کے متعلق ان کے بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد باغ میں آئے۔ جہاں جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے خاکسار نے شروع کی۔ اور درد صاحب نے اصولِ اسلام پر موزوں اور برمحل تقریر کی۔ جس میں خدا تعالےٰ کی توحید اور انبیاء کی بعثت کا ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ خدا تعالےٰ اب بھی اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے زمانوں میں کرتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ایک شخص کو ہندوستان میں مبعوث کیا۔ اور اس سے باتیں کیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ امن کا شہزادہ وہی ہے۔ اور اسی کے بتائے ہوئے اصول اختیار کرنے سے دُنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ چیف منسٹر یک اعلان کریں۔ کہ ہم سب کچھ دُنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ بے شک ہوائی جہاز کے ذریعہ ہر دو روز کے بعد جنیوا میں پہونچکر دوسری نیشنز کو یقین دلائیں۔ کہ ہم دنیا میں امن کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہیں۔ کہ ہم نے اٹلی کی مخالفت اس لئے کی تا دُنیا کا امن برباد نہ ہو۔ اٹلی بے شک کہے میں نے ابی سینیا سے اس لئے جنگ کی۔ تا وہاں کی رعیت کو ظلم سے نجات دلاؤں۔ اور وہاں امن قائم ہو۔ لیکن تمام دنیا جانتی ہے۔ جیسا کہ وہ خود جانتے ہیں۔ کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سب کچھ کررہے ہیں۔ اور دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک کہ دل سلامتی اور امن کی آماجگاہ نہ ہوں۔ اور دل جو کہ خدا تعالےٰ کے عرش کی جلوہ گاہ ہے۔ سلامتی و نور سے معمور نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ اس زمانہ کے مامور کو نہ مانا جائے۔ پس غور سے سُن لو۔ کہ دنیا کا امن صرف ایک ہی چیز سے وابستہ ہے۔ اور وہ اس زمانہ کے مامور کو قبول کرنا اور اس کے اوامر کی اطاعت کرنا ہے۔

اس کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ تو متعدد سوالات کئے گئے۔ ایک سوال فلسطین میں موجودہ اضطرابات کے متعلق تھا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے درد صاحب نے کہا۔ کہ مجھے ذاتی طور پر یہود سے ہمدردی ہے۔ اب دو ہزار سال گذرنے کو ہیں۔ کہ وہ اپنا کوئی وطن نہیں بنا سکے۔ اور یہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے انکار کی سزا ہے۔ جو نہیں ٹل رہی ہے۔ اور ہٹلر کے معاملہ اور سلوک کے بعد اگرچہ ہر شخص کے دل میں ان کے متعلق ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ ایک چھوٹے علاقہ میں جہاں پہلے ہی کافی آبادی موجود ہے۔ انہیں دھکیل دیا جائے۔ آپ خود غور کریں۔ اگر روسی ہزاروں کی تعداد میں ہر سال انگلستان آنا شروع کردیں۔ اور زمین اور مکانات خریدنے لگ جائیں۔ تو کیا یہاں کی حکومت ایسا کرنے دے گی۔ ہرگز نہیں۔ پس ایسے موقعہ پر عربوں کا جوش بھی ایک طبعی امر ہے۔ اختتام لیکچر پر سیکرٹری کلب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ ہم یہاں تیسری مرتبہ آئے ہیں۔ لیکن درد صاحب نے ہمیشہ اسلام کے متعلق نئی معلومات دیئے ہیں۔ ہم میں سے جو بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اسلام کے متعلق جو غلط خیالات پادریوں کی بدولت بچوں کو سکھائے جاتے ہیں۔ ان کی بجائے انہیں اسلام کے متعلق صحیح خیالات سکھائے جائیں۔ تا ہماری آئندہ نسل اسلام کے متعلق صحیح خیالات رکھے۔ اکثر ممبر سنتے تھے۔ چونکہ درد صاحب نے اپنے لیکچر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا تھا۔ کہ ان کا فوٹو ڈرائنگ رُوم میں موجود ہے۔ جو دیکھنا چاہیں دیکھ ۴۴

۴۴ سکتے ہیں۔ چنانچہ سب ممبروں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فوٹو دیکھے۔ اور میں نے مختصرًا انہیں حالات بھی بتائے۔ اور سات کتابیں انہوں نے قیمتًا خریدیں۔

(خاکسار جلال الدین شمس۔ از لنڈن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح ارشادات کے متعلق غیر مبایعین کی غلط تاویلات

حقیقت اور مجاز کی تشریحات

اس وقت میں مسئلہ مجاز اور اس عقیدہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ جس کا ذکر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے قاعدہ نمبر ۱۳ اور ٹریکٹ کے دوسرے حصوں میں کیا ہے۔

ابھی چند دن ہوئے "امیر جماعت لاہور" نے بھی اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ قادیانی مجاز اور حقیقت میں فرق کرنا نہیں جانتے۔

میں حیران ہوں۔ کہ ان لوگوں کے متعلق کیا کہوں۔ جو کبھی جماعت احمدیہ قادیان کی کتب کا مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور اگر مطالعہ کیا ہے۔ تو تعصب نے انہیں سمجھنے کے قابل نہیں رہنے دیا۔

حقیقۃ النبوۃ جو اختلاف کے زمانہ کے ابتدائی ایام میں لکھی گئی۔ اس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایسے ہی انسانوں کے لئے مجاز کے متعلق خاص ایک باب وقف فرمایا۔ مگر افسوس ان کی سمجھ میں پھر بھی نہ آیا۔

حضور نورالانوار شرح المنار کتاب سے حقیقت و مجاز کے متعلق ایک عبارت نقل کر کے فرماتے ہیں:۔ "اس عبارت سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ حقیقت کی چار قسمیں ہیں حقیقت لغویہ۔ حقیقت شرعیہ۔ حقیقت عرفیہ خاص اور حقیقت عرفیہ عام۔ اور ان میں سے ہر ایک حقیقت کے مقابلہ میں ایک مجاز ہوتا ہے۔ یعنی اگر حقیقت لغویہ ہو۔ تو اس کے مقابلہ میں مجاز لغوی ہوگا۔ اور اگر حقیقت شرعیہ ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں مجاز شرعی ہوگا۔ اور اگر حقیقت عرفیہ خاص ہے تو اس کے مقابلہ میں مجاز عرفی خاص ہوگا۔ اور اگر حقیقت عرفیہ عام ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں مجاز عرفی عام ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رہے۔ کہ مجاز ہمیشہ حقیقت کے مقابلہ میں ہوتا اور حقیقت سے مجاز کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ نہ کہ مجاز سے حقیقت کا۔"
(حقیقۃ النبوۃ صہ ۱۶۷)

کیسی صاف بات ہے۔ کہ حقیقت چار قسم کی ہے۔ اور چونکہ ہر حقیقۃ کے مقابلہ میں ایک مجاز ہوتا ہے۔ اس لئے لازمًا مجاز کی بھی چار قسمیں ہوئیں۔ پس اگر کوئی لفظ ایک حقیقۃ کے مقابلہ میں آ کر مجاز کہلائے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دوسرے حقیقتوں کے مقابلہ میں بھی مجاز ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی کوئی حقیقۃ باقی نہیں جاتی۔ چنانچہ اس کی مزید توضیح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"یہ مضمون اچھی طرح سمجھنے کے لئے یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مجازی کا لفظ جب کسی اور لفظ کے ساتھ بڑھایا جائے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ وہ درحقیقت کچھ ہے ہی نہیں اور صرف نام رکھ دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ لفظ مختلف معنے دیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس سے یہی مراد نہیں ہوتی۔ کہ جس لفظ کے ساتھ وہ لگایا گیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی بھی حقیقت ثابت نہیں۔ بلکہ جس حقیقت کو مدنظر رکھ کر اس لفظ کو بڑھایا جائے۔ صرف اسی کے عدم پر دلالت کرتا ہے۔ شیر ایک جانور کا نام ہے۔ اور اردو کا لفظ ہے۔ جب ایک آدمی کو ہم شیر کہدیں۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ لغت میں شیر جس چیز کا نام ہے۔ یہ شخص اس سے مشابہت رکھتا ہے اور لغت کے لحاظ سے آدمی کا نام شیر مجازی معنوں کی رو سے ہے۔ لیکن فرض کرو۔ اگر کوئی جماعت شیر کے لفظ کے کوئی اور معنے مقرر کرے۔ تو جب ان اصطلاحی معنوں کی رُو سے شیر کا لفظ بولا جائے گا۔ تو لغت کے لحاظ سے تو وہ حقیقت کے خلاف ہوگا۔ لیکن اس جماعت کی اصطلاح کی رو سے وہ حقیقت ہی ہوگا۔ یہ تو ایک فرضی مثال ہے۔ اب میں ایسی مثالیں دیتا ہوں۔ جو اس وقت ہماری زبان میں موجود ہیں۔ نماز اردو و فارسی میں اس عبادت کا نام مشہور ہے۔ جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ اگر کوئی مسلمان نماز کا لفظ بولتا ہے۔ تو مسلمانوں میں مشہور ہونے (یعنی حقیقت عرفیہ خاص) کے لحاظ سے نماز کے حقیقی معنے اس عبادت کے ہونگے۔ جو مسلمان کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان اس لفظ کو ہندوؤں کی عبادت یا عیسائیوں کی عبادت یا پارسیوں کی عبادت کے لئے استعمال کرے۔ مثلاً عیسائیوں کے گرجا کرنے کا نام یہ رکھے۔ کہ عیسائی نماز پڑھ رہے ہیں۔ یا پارسیوں کے دُعا کرنے کا نام یہ رکھے۔ کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو اس مسلمان کا عیسائیوں یا پارسیوں کی عبادت کو نماز کہنا مسلمانوں کے عرف کے لحاظ سے مجازی کہلائے گا۔ یعنی درحقیقت وہ اسلامی نماز تو نہیں۔ لیکن چونکہ عبادت کے لحاظ سے مشابہ ہے اس لئے اس کا نام مجازًا نماز رکھ دیا گیا۔ مگر یہی لفظ . . . پارسیوں یا بابیوں کے مذہب کے رُو سے مجاز نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنے حقیقی معنوں کی رُو سے ہوگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک نماز ایسی عبادت کا نام ہے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ پس چونکہ نماز ایک شرعی کام ہے۔ مسلمانوں کے منہ سے یہ لفظ اسلامی عبادت کے متعلق نکلے تو حقیقی معنوں کی رُو سے ہوگا۔ اور پارسیوں اور بابیوں کی عبادت کے متعلق نکلے۔ تو مجازی معنوں میں اس کا استعمال سمجھا جائے گا اس کے خلاف جب ایک پارسی یا بابی اپنی عبادت کے متعلق نماز کا لفظ استعمال کرے۔ تو وہ حقیقی معنوں کی رُو سے ہوگا۔ اور جب اسلامی عبادت کے متعلق استعمال کرے۔ تو وہ مجازی معنوں کی رو سے ہوگا۔"
(حقیقۃ النبوۃ صہ ۱۷۱)

اس کے علاوہ حضور نے دو تین اور مثالیں دے کر اس امر کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی لفظ مجازی معنوں میں مستعمل ہو۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ معلوم کریں۔ کہ وہ کس حقیقت کے مقابلہ میں مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ ہم ہر لحاظ سے کسی لفظ کو خالی از حقیقت قرار نہیں دے سکتے۔ اس طرح ہم دھوکہ سے محفوظ رہیں گے۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اب یہ معلوم کرنا چاہیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے آپ کو کبھی مجازی نبی کہا ہے۔ تو وہ کن معنوں کو مدنظر رکھکر کہا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ومن قال لعبد رسولنا وسیدنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب

غرض ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوٰے کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے۔ تو وہ ملحد و بے دین ہے۔ اور غالبًا ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کرے گا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔"
(انجام آتھم حاشیہ صہ ۲۷-۲۸)

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ "وہ شخص غلطی کرتا ہے۔ جو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔"
(مکتوب ۷ اگست ۱۸۹۹ء)

یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک حقیقی نبوت کی تعریف۔ جس کے مقابل آپ نے اپنے لئے مجازی نبوت کا دعوٰے کیا۔ اور فرمایا۔ کہ سمیت نبیًّا علی وجہ المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ کہ میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے۔ نہ حقیقی طور پر۔ یعنی میں ویسا نبی نہیں ہوں جس میں وہ امور پائے جاتے ہیں۔ جو اوپر انجام آتھم کے حوالہ سے درج کئے گئے۔ لیکن ان معنوں کے علاوہ خدا تعالٰے کی اصطلاح۔ نبیوں کی اصطلاح۔ قرآن کریم کی

اصطلاح۔ لغت کی اصطلاح۔ اور اپنی اصطلاح کے مطابق میں واقعی نبی ہوں۔ پس آپ کے اپنے آپ کو مجازی نبی کہنے کے صرف یہی معنے ہیں۔ کہ آپ کوئی شریعت جدیدہ نہیں لائے۔ اور نہ ہی آپ نے براہِ راست نبوت حاصل کی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یاد رہے۔ کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکا کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے۔ جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوے نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالے کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ حاشیہ)

پس جب ہم آپ کو حقیقی نبی کہتے ہیں تو صرف ان معنوں میں کہ آپ بغیر شریعت جدیدہ اور بالواسطہ نبی ہیں۔ اور ویسے نبی ہیں۔ جو خدا تعالے کی اصطلاح اور نبیوں کی اصطلاح اور قرآن کریم کی اصطلاح میں حقیقی نبی کہلاتا ہے۔ لیکن نبی کے اُن معنوں کی رُو سے جن میں عوام کے خیال کے مطابق نبی کا شریعت جدیدہ لانا یا براہِ راست نبوت حاصل کرنا شرط ٹھہرایا گیا ہے۔ آپ مجازی نبی ہیں۔

اب میں حقیقی و مجازی کے معنوں کی وضاحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"عقل اور الہام میں کوئی جھگڑا نہیں... خدا الہام حقیقی یعنی قرآن شریف عقلی ترقیات کے لئے سنگ راہ ہے۔" (براہین احمدیہ ص۲۷۱)

اس کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کو الہام حقیقی فرمایا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ قرآن کے علاوہ باقی الہام مجازی ہیں۔ اب کیا قرآن کریم کے علاوہ سب الہامات بہر کیف غیر حقیقی یا بقول ڈاکٹر صاحب در اصل الہام ہی نہیں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جو الہٰی کتابیں کہلاتی ہیں۔... وہ کتابیں حقیقی کتابیں نہ تھیں۔ بلکہ وہ چند روزہ کارروائی تھی۔ حقیقی کتاب دنیا میں ایک ہی آئی (یعنی قرآن کریم) جو ہمیشہ کے لئے انسانوں کی بھلائی کے لئے تھی۔" (منن الرحمٰن حاشیہ ابتدائی ص۷)

کیا "امیر جماعت لاہور" اور "ڈاکٹر صاحب قبلہ" جو اپنے خیال میں حقیقت اور مجاز کے معنوں کو سب سے زیادہ سمجھنے کے مدعی ہیں۔ کہدیں گے۔ کہ قرآن کریم کے علاوہ باقی سب کتب الٰہیہ حقیقی نہ تھیں۔ کیونکہ انہیں مجازی طور پر یہ نام دیدیا گیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے۔ یعنی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جو محض اُمّی تھا۔" (اربعین ع۲ ص۱۴)

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی مہدی نہ تھا۔ کیا غیر مبایعین یہ کہدیں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی بھی نہیں تھے۔ بلکہ صرف مجازی طور پر آپ کو مہدی کہتے تھے۔

پس اگر مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر صاحب کسی چیز کو ایک لحاظ سے مجازی قرار دینے سے یہ نتیجہ نکالیں گے۔ کہ اس شے میں کسی قسم کی بھی حقیقت موجود نہیں۔ تو انہیں یقیناً قرآن کریم کے سوا سب کتب سماویہ کو خدا تعالے کا الہام اور کتب الٰہیہ تسلیم کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ حقیقی الہام اور حقیقی کتاب صرف قرآن ہے۔ اور انہیں اعلان کرنا ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجازی مہدی تھے حقیقی نہیں۔

در اصل جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے "مجازی نبی" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ وہاں ہمیں معلوم کرنا ہوگا کہ نبی کے کونسے حقیقی معنے ہیں۔ جن کے مقابل مجازی کا لفظ استعمال ہوا۔ سو میں نے وہ حقیقی معنے حضور ہی کی تحریر سے اوپر بیان کر دیئے ہیں۔ جن کی رُو سے "مجازی نبی" کے صرف یہی معنے ہیں۔ کہ آپ ایک ایسے نبی ہیں۔ جو نئی شریعت نہیں لائے۔ اور نہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامنِ فیوض سے الگ ہو کر یہ رتبہ حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی حقیقتوں کو مدنظر رکھکر آپ حقیقی نبی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ قاعدہ کہ اگر کسی چیز کو کسی دوسری جنس کا نام دیا جائے۔ تو وہ مجاز ہوگا۔ اگرچہ لفظی طور پر ہم اس کے متعلق لفظ مجاز کا استعمال نہ بھی کریں۔ مثلاً شیر کا نام ہم انسان کو دیتے ہیں۔ تو جب بھی یہ لفظ اس کے حق میں استعمال ہوگا۔ مجازی معنوں میں ہی ہوگا۔ گو ہم اس بات کا اظہار نہ بھی کریں۔ کہ یہ استعمال مجازی ہے۔ صرف انہی صورتوں سے مخصوص ہے۔ جہاں حقیقت کا موجود ہونا ناممکن ہو جیسے شیر کے لفظ کو ہم انسان کے حق میں استعمال کریں۔ تو چونکہ ناممکن ہے۔ کہ انسان حقیقی شیر ہو جائے۔ اس لئے وہاں جب بھی شیر کا لفظ استعمال ہوگا۔ صرف مجازی معنوں میں استعمال ہوگا۔ لیکن اگر کوئی لفظ ایسا ہو۔ جو کسی چیز پر حقیقی طور پر بھی چسپاں ہوتا ہو۔ تو اس صورت میں اگر وہ لفظ اس کے حق میں استعمال کیا جائے۔ تو سب سے پہلے اُسے حقیقی معنوں میں ہی لیا جائے گا۔ مثلاً یہی لفظ نبی کا اس سے قبل ہزارہا انسانوں پر حقیقی طور پر چسپاں ہوا۔ پس اگر اب بھی وہ لفظ کسی انسان کے حق میں استعمال کیا جائے۔ تو سب سے پہلے ہم اُسے اس شخص پر حقیقی معنوں میں ہی چسپاں خیال کرینگے۔ مجاز کی طرف ہم اسی صورت میں رجوع کریں گے۔ جب حقیقت کا پایا جانا محال ہو۔

اسی طرح اگر شیر کا لفظ بھی بولا جائیگا تو سب سے پہلے ہمارا ذہن اس کے حقیقی معنوں ہی کی طرف جائے گا۔ مثلاً ہم کہتے ہیں۔ کہ "شیر آیا۔" اس کے سنتے ہی ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوگا۔ کہ جنگل کا شیر آگیا۔ لیکن اگر وہ نہ آئے بلکہ زید یا کوئی اور انسان آجائے۔ تو اس صورت میں چونکہ وہ لفظ حقیقی طور پر زید پر چسپاں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجبوراً ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ یہ لفظ مجازی معنوں میں استعمال ہُوا ہے۔

پس جہاں کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ وہاں اُسے ہرگز ہرگز مجازی معنوں میں نہ لیا جائے گا۔ جب تک کہ ساتھ ہی اس کی تصریح نہ کر دی گئی ہو۔ یا اس کے ساتھ کوئی قرینہ قویہ نہ ہو۔ کہ یہ لفظ یہاں مجازاً استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد پھر ہمارا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ ہم تحقیق کریں۔ کہ یہ لفظ کس حقیقت کے مقابل پر مجاز قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر مجاز کسی حقیقت کے مقابل پر ہوتا ہے۔

غرض میں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر لفظ نبی حقیقی معنوں میں استعمال ہُوا۔ اور جب آپ نے اپنے آپ کو مجازی نبی کہا۔ تو صرف نبی کے ان حقیقی معنوں کے مقابل جو عوام کے نزدیک مشہور تھے جن میں نبی کے لئے شریعت جدیدہ لانا اور براہ راست ہونا ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔

(خاکسار محمد صادق۔ مبلغ علاقہ پونچھ کشمیر)

توبہ نامہ

بخدمت عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

التماس ہے۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ آپ اپنے تمام دعاوی میں راستباز تھے اور آپ کی جماعت نیکوں اور پاکبازوں کا گروہ ہے۔ میں بدقسمتی سے احرار وغیرہ کے اخبارات دیکھنے سے کچھ تذبذب میں پڑ گیا تھا۔ جس سے میں بہت شرمندہ ہوں۔ اور تحریر کرتا ہوں۔ کہ آپ للہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم میری روحانی اور جسمانی کمزوریوں کو دور فرمائے۔ میں نئے سرے سے حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔

(خادم۔ غلام محمد خاں پولیس ڈیپارٹمنٹ شملہ)

شعبہ جات تحریک جدید کی ماہ جون کی رپورٹ

تبلیغ اندرون ہند

تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ بذریعہ مستقل مجاہدین اور وقف کنندگان رخصت خدا کے فضل سے بدستور جاری ہے جن کی ہفتہ وار کارگزاری کی رپورٹیں بوساطت امیر المجاہدین مرکز متعلقہ دفتر تحریک جدید میں باقاعدہ آ گئی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۴ وقف کنندگان رخصت کے علاوہ ۷ مستقل مجاہدین نے تبلیغی کام کیا۔ ان کے علاوہ ۱۳۸ ایسے احباب نے تبلیغی رپورٹیں ارسال کیں۔ جن کو یا تو خاص مقامات پر بھیجا گیا۔ یا جانے کی اجازت دی گئی عام اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے احباب تبلیغی میدان میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء حضرت امیر المومنین کے فرمودہ مطالبہ عدا ۱۵ کے ماتحت اس وقت تک ۸ نوجوان برما کے مختلف علاقوں میں پہنچ چکے ہیں۔ ان سب کو دفتر تحریک جدید کی طرف سے حسب دستور تصدیقی چٹھیاں دیدی گئی ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۳ اشخاص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

تبلیغ بیرون ہند

تحریک جدید کے ماتحت وقف کنندگان زندگی میں سے ۱۴ مجاہدین دنیا کے مختلف اہم مقامات پر تبلیغ فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ ان کی چوبیس گھنٹے کی کارگذاری کی رپورٹ بذریعہ ہوائی ڈاک ہفتہ وار تحریک جدید میں آتی ہے۔ ان کی سادہ زندگی اور اسلامی لباس مغرب کے فیشن ایبل اور لہو ولعب کی زندگی بسر کرنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ اس طرح قدرت الہٰی خود ہی ہمارے نئے مجاہدین کی جو مقدس اور پاک مشن کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے نکلے ہوئے ہیں مدد کر رہی ہے۔

بعض مجاہدین کو مختلف ممالک کے مذہبی حالات کا جائزہ لینے کے لئے بجائے جہاز کے ریل پر سفر کرنے کی ہدایت تھی۔ ان کی آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جس ملک میں بھی ان کو خواہ ایک ہی رات کے لئے ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ ان کو معلوم ہوا کہ وہاں احمدیت کئی سال پہلے سے پہنچ چکی ہے۔ بعض معزز طبقہ کے لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں احباب کرام کو بشارت ہو کہ تحریک جدید کے ماتحت پہلا مشن ملک ہنگری کے پایہ تخت بوڈاپسٹ میں قائم ہو چکا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ جہاں وہ اپنے مجاہد بھائیوں کی خیریت وکامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہاں اپنے نئے بھائیوں کی استقامت اور دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے بھی دعا کریں۔

ٹریکٹ

فی الحال کوئی نیا ٹریکٹ شائع نہیں کیا گیا۔ ٹریکٹ وپوسٹر احرار کے متعلق موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب بہت جلد منگوالیں۔ یہ ٹریکٹ دوبارہ شائع نہیں کئے جائیں گے۔

پراپیگنڈا

خدا کے فضل سے پراپیگنڈا کا کام بذریعہ پانچ اخبارات بہت عمدہ طریق سے ہو رہا ہے۔

دارالصناعت

دارالصناعت میں کام خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ اس وقت ہر سہ شعبہ جات میں کام سیکھنے والے طلباء کی تعداد ۱۲ ہے۔ ان کی تعلیم وتربیت جملہ اخراجات۔ ورہائش کا انتظام محکمہ تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ ابتدائی مسائل شرعی عقائد۔ وادعیہ ماثورہ کی زبانی تعلیم دی جاتی ہے۔

شعبہ نجاری میں کرسیاں۔ ڈائننگ ٹیبل ڈریسنگ ٹیبل۔ کاؤچ۔ چارپائیاں۔ الماریاں۔ پلنگ۔ سہ پائیاں اور ہر قسم کا فرنیچر۔ آرڈر آنے پر حسب پسند تیار کیا جاتا ہے۔ بعض اشیاء ہر قسم اس وقت سٹاک میں موجود ہیں۔

شعبہ آہنگری میں مختلف قسم کی چھریاں دستیاں پیتل۔ کھونٹیاں۔ تالے مختلف قسم کی مشین سیویاں۔ مرمت ہر قسم کی اشیاء کی جاتی ہے۔

شعبہ چرمی میں مندرجہ ذیل اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

چپلی افغانی۔ چپلی پشاوری۔ چپلی زنانہ۔ رنگدار کاٹ شو۔ مانگ شو۔ پمپ شو۔ سلیم شو۔ سلیم شو گول گلا شاہی شو مردانہ۔ ایرانی شو۔ لیڈی شو براؤن کوٹ شو (زنانہ) سینڈل زنانہ۔ سینڈل زنانہ پنجابی۔ سینڈل امریکن۔ فل بوٹ فٹ بال بوٹ۔ سلیپر ہر قسم۔ فلیکس ایبل بچگانہ۔ علاوہ ازیں موزہ وغیرہ بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ کام کا دائرہ روز بروز وسیع ہو رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی ضروریات کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب دارالصناعت سے خط وکتابت کریں۔ تا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل ہو سکے کہ احمدی اپنے کارخانہ جات کی تیار کردہ چیزیں استعمال کر کے سلسلہ کی ترقی میں ممد ومعاون ہوں۔

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈران تحریک جدید کی تعلیم وتربیت کا کام عمدگی سے ہو رہا ہے۔ انتظامات و تعلیم وتربیت سے متاثر ہو کر نہ صرف بعض غیر احمدی اصحاب نے اپنے بچوں کو اس بورڈنگ میں داخل کرا دیا ہے۔ بلکہ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز ہندو دوست نے بھی انہی شرائط کے ماتحت اپنے بچوں کو داخل کرانے کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ اور ایک غیر احمدی دوست نے اپنے بچے کو افریقہ سے اس بورڈنگ میں داخل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم وتربیت کے لئے بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرائیں۔ پراسپکٹس طلب کرنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

دفتر تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر ہذا میں ۸۰۶ خطوط موصول ہوئے اور ۷۹۹ جاری ہوئے۔ ان میں وکل خطوط بھی شامل ہیں احباب جماعت کارکنان دفتر تحریک جدید کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالٰے ان کو اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق بخشے

(انچارج تحریک جدید قادیان)

موصیوں کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ کے لئے بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک ادا نہ کرے گا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کار پرداز کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو چکا ہو۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توجہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

ثواب کا ایک موقعہ

ایک بہت غریب احمدیہ مکتب موضع تاروآ کے لئے ۱۰ یسرنا القرآن مکمل قاعدوں کی فوری ضرورت ہے۔ کوئی بزرگ یہ قاعدے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر ثواب حاصل کریں۔ یہ احمدی بچے بھیجنے والے صاحب کے حق میں دعا گو ہونگے۔

راقم۔ قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ موضع تاروآ پوسٹ لعل پور ضلع ٹیپرا (بنگال)

چھوٹے بڑے احرار شرافت کا جامہ اتار کر ننگے ہو گئے

"بزرگانِ احرار" اور "خوردانِ احرار" روز بروز اخلاق و شرافت کا جامہ اتار کر ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور کچھ عجیب نہیں۔ کہ عوام مستقبل قریب میں "بڑے مولوی صاحب" اور مولوی بخاری اللہ دتہ وعطائی کو بازاروں میں ننگ دھڑنگ گھومتے دیکھیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے شرافت اور انسانیت کا جامہ اتار پھینکا۔ ان سے ظاہری لباس اتار دینا بھی کچھ بعید نہیں۔

ہندوستان اور اسلام کے جلیل القدر فرزند فضل حسین مرحوم و مغفور کے انتقال پر ان کے اشد شدید مخالفوں نے بھی دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اور اس حادثہ کو مسلمانوں اور ہندوستانیوں کے لئے نقصان عظیم سے تعبیر کیا۔ یہاں تک کہ گاندھی جی۔ مالوی جی۔ بھولا بھائی ڈیسائی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی مرحوم کی بے نظیر قابلیت اور وطن پرستی کو خراج تحسین ادا کیا۔ لیکن ملک بھر میں ایک ہی بدبخت طائفہ احرار ہے۔ جس کے کسی فرد نے بھی مرحوم کے جنازے میں شرکت کی۔ نہ ان کے انتقال پر دو آنسو بہائے۔

جس پہلو سے بھی دیکھیے۔ آپ کو اس امر کے نہایت روشن ثبوت مل جائیں گے کہ احرار نے حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک قویم اور صراط مستقیم سے منحرف ہونے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

حضور صلعم کا ارشاد تھا کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ یوں مل جائیں کہ بنیان مرصوص بن جائیں۔ احرار کی ساری زندگی مسلمانوں ہی میں تفرقہ انگیزی کی ایک داستان ہے۔

حضور صلعم کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ عمر بھر میں کسی کافر و مشرک کو بھی حضور صلعم کی زبان سے کوئی دل آزار کلمہ سننے کا اتفاق نہیں ہؤا۔ لیکن احرار اپنی ہر تقریر میں مسلمانوں کو مغلظات سناتے ہیں۔ اور ان کی دل آزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔

حضور صلعم کا ارشاد یہ تھا۔ کہ مرنے والوں کا ذکر ہمیشہ نیکی کے ساتھ کرو۔ اور متوفیوں کو گالی نہ دو۔ لیکن احرار کا شیوہ یہ ہے کہ وہ بڑے بڑے جلیل القدر مسلمانوں کو ان کے مرجانے کے بعد بھی بے تکلف گالیاں دیتے ہیں۔ اور ان کے خلاف بدگوئی سے باز نہیں آتے۔

آج کل بعض مقامات سے شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ جب کوئی قادیانی فوت ہوجاتا ہے۔ تو احرار اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے بلکہ میت پر پکٹنگ کر دیتے ہیں۔ جنوبی ہند سے ایک نہایت ہولناک اطلاع موصول ہوئی کہ کسی مقام پر ایک قادیانی خاتون کا انتقال ہوگیا۔ جس کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دی گئی۔ بعض احراریوں کو معلوم ہؤا۔ تو ان بدبختوں نے راتوں رات اس عفیفہ کی نعش اکھاڑ کر اس کے مکان کے دروازے کے ساتھ لاکر کھڑی کر دی

صبح کے وقت جب میت کے اعزہ نے یہ ہولناک منظر دیکھا ہوگا۔ تو ان پر کیا گذری ہوگی۔ اس کا اندازہ آپ خود کر لیجئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہی اسلام ہے؟ اور کیا اس قسم کی حرکات کا حضور سرور کائنات کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔؟

پچھلے دنوں ایک ہندو بزرگ نے ایک بات کہی۔ جسے سن کر ہمارا شرم سے یہ حال ہؤا۔ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ کہنے لگے۔ "صاحب۔ آپ کا مذہب بھی عجیب ہے ہمارے ہاں دیکھ لیجئے۔ آریہ اور سناتن دھرمیوں میں بنیادی اختلاف ہے۔ لیکن آریہ ہو۔ سناتنی ہو۔ جینی ہو۔ سکھ ہو کوئی بھی ہو۔ ہر شخص اپنے عزیزوں کی نعشیں شمشان بھومی میں لے جاتا ہے۔ اور وہیں جلا دیتا ہے۔ آج تک کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ لیکن آپ کے ہاں بعض لوگ مرنے والے کی مٹی خراب کرنے سے بھی نہیں شرماتے۔ اور اسے قبرستان میں جگہ نہیں دیتے"

سچ یہ ہے۔ کہ اسلام اور شارع اسلام کے خلق عظیم کو بدنام کرنے میں احراریوں نے جس قدر حصہ لیا ہے۔ شاید ہی کسی مسلمان کہلانے والی جماعت نے لیا ہو۔ میاں فضل حسین مرحوم نے سالہاسال تک ان بدزبانوں کی گالیاں سنیں۔ اور قطعاً کوئی جواب نہیں دیا۔ صبر اور خاموشی سے کام لیا۔ کیا کوئی احراری کہہ سکتا ہے کہ میاں صاحب مرحوم نے کبھی اپنے کسی مخالف کو گالی دی۔؟

لیکن یہ لوگ اس عظیم الشان انسان کے مرنے کے بعد بھی اپنی بدفطرتی سے باز نہیں آتے۔ آخر مسلمان کب تک لفنگوں کی اس ٹولی کو برداشت کرتے رہیں گے؟

(انقلاب ۱۴ جولائی)

طائفہ احرار کی پستی اخلاق کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا۔ کہ میاں فضل حسین مرحوم و مغفور کے جنازے پر دس ہزار مسلمان آناً فاناً جمع ہو گئے۔ لیکن احرار لیڈروں اور کارکنوں میں سے کوئی بھی نہ پہنچا۔ بلکہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے رنگ رلیاں مناتے رہے۔ اور ٹیلیفون پر بعض لوگوں کے ساتھ اس موت کا ذکر کر کے قہقہے لگاتے رہے۔ اللہ اکبر! اگر یہی احرار کا اسلام ہے۔ تو اللہ ان کے فتنے سے ہر فرزند اسلام کو محفوظ رکھے۔

مسجد خیر الدین امرتسر میں "بڑے مولوی صاحب" اور "بڑے شاہ صاحب" نے ۸ جولائی کو جو تقریریں فرمائیں۔ وہ بھی اخلاق اسلامی کا بہترین آئینہ تھیں "بڑے مولوی صاحب" کے چند مقدس فقرے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ہمارے مخالف اول درجے کے منافق اور جہنمی ہیں۔

۲۔ ظفر علی ملعون۔ بدمعاش ہے اس نے اور تارا سنگھ نے مل کر پنجاب اسمبلی کے ممبر بننے کے لئے شہید گنج کا جھگڑا پیدا کیا۔ یہ دونوں بدمعاش اپنی فطرت میں یکساں ہے۔

۳۔ ظفر علی اور تارا سنگھ میں اتنا فرق ہے کہ ایک کے سر پر کیس نہیں۔ لیکن باطناً وہ بھی سکھ ہے۔ ان دونوں سکھوں کی ڈاڑھیاں آپس میں باندھ کر دونوں کا منہ کالا کر کے گدھوں پر سوار کر کے سارے ملک میں پھرانا چاہیئے۔ اور اوپر سے جوتوں کی بارش کرنی چاہیئے۔

۴۔ ظفر علی خوفناک سؤر ہے۔ جو تمہاری فضا کو ناپاک کر رہا ہے۔ اس کو تباہ کر دو۔ شریعت میں سؤر کو مارنا جائز ہے

یہ "بڑے مولوی صاحب" کے ارشادات مقدسہ تھے۔ اب "بڑے شاہ صاحب" کے ملفوظات طیبات سن لیجئے۔

۱۔ فضل حسین اور ظفر علی دو مکار سیاست دان تھے۔ جب ان کی دوکانداری چمک گئی۔ اور دونوں قوم کو لوٹ چکے۔ اور احرار کی مخالفت کا وقت آیا۔ تو باہم مل بیٹھے۔

۲۔ اس بوڑھے شیطان (مولانا ظفر علی خان) کا مسکن ساتواں جہنم ہے اس کا ٹھکانا درک الاسفل ہے۔ ظفر علی کی کوشش سے مجھے مختلف مقامات پر قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں۔ لیکن خدا نے مجھے اپنے رسول کی طرح بچا لیا۔ دشمن اندھے ہو گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں جہنم کی خاک جھونک دی گئی۔

۳۔ خدا اس بوڑھے منافق کو برباد کرے۔

۴۔ ہم اپنے دشمنوں سے چُن چُن کر بدلہ لیں گے۔ منظم ہو جاؤ۔ دشمنوں کو کچل دو۔ امن کو ہاتھ سے نہ جانے دو (سبحان اللہ۔ اس عدم تشدد پر قربان مدیر افکار)

۵۔ انشاءاللہ ہم بدزبان اور بدباطن ماسٹر ہمدردی (حضرت مولانا محمد اسحاق) کی طرح کسی قسم کی بکواس نہ کریں گے۔

(باقی صفحہ ۹ کالم ۱)

میاں سر فضل حسین صاحب کی المناک وفات

پس

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

لاہور

۱۰ جولائی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ لاہور کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ لاہور جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے آنریبل خان بہادر میاں سر فضل حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ای کے انتقال پر ملال کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آپ کی وفات کی خبر تمام ملک میں رنج و غم سے سنی گئی ہے۔ آپ ایک بہترین سیاستدان تھے۔ جن کی ذات پر ہندوستانیوں کو بجا طور پر فخر ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل

بقیہ صفحہ ۸

لیکن اگر ہمارے دشمنوں نے کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی۔ تو ہماری طرف سے بھی کوئی لحاظ نہ ہوگا؛

(۶) ہم نے محمد علی اور میر عثمان علی رکن کی بھی کوئی پروا نہ کی۔

یہ وہ بزرگ ہیں جن کو آجکل مسلمانوں کی راہنمائی کا دعوے ہے۔ خدارا کوئی ہمیں بتلائے کہ اس ہرزہ سرائی کو اخلاق انسانیت اور اسلام کیا تعلق ہے۔ کیا یہی وہ شائستگی ہے۔ جس کی طرف رسول خدا صاحب خلق عظیم نے دنیا والوں کو دعوت دی۔ کیا یہی تو وہ علماء نہیں ہیں جن کے متعلق حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ "ان کے علماء آسمان کے نیچے شرفاء کا سب سے بڑا منبع ہوں گے"۔

حیف ہے ان مسلمانوں پر جو خانۂ خدا میں خلق محمدی کی یہ توہین سنتے ہیں اور پھر ان فرعونوں کی زبانوں کو بند نہیں کرتے۔

(انقلاب ۱۶ جولائی)

ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔

جماعت احمدیہ لاہور کا یہ اجلاس آنریبل خان بہادر میاں سر فضل حسین کے انتقال پر ملال پر اظہار افسوس کرتا ہوا ان کے پسماندگان خصوصاً بیگم صاحبہ سر فضل حسین صاحب اور مرحوم کے فرزند اکبر میاں نسیم حسین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار قائمقام جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے تمام ممبر آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی پُرحسرت وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مسلمانان ہند کے حقیقی خیرخواہ اور مایۂ ناز سیاستدان کی بے وقت رحلت کو نقصان عظیم تصور کرتے ہیں۔

خاکسار مرزا محمد حسین سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

لدھیانہ

جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں میاں سر فضل حسین صاحب کے غم میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

(۱) جس دن سے جماعت احمدیہ لدھیانہ نے آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی ہے۔ اسی وقت سے ہر چھوٹا بڑا احمدی مغموم ہے۔ میاں صاحب موصوف کی بے وقت موت نے مسلمانوں کو ان کے عظیم المرتبت پکے لیڈر سے محروم کر دیا ہے۔ اور قوم کو زبردست نقصان پہونچا ہے۔ جو مسلمانوں کی بدقسمتی کی دلیل ہے۔ سر موصوف کی المناک موت پر جماعت احمدیہ لدھیانہ سچے دل سے مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے؛

(۲) اس قرارداد کی ایک نقل میاں صاحب موصوف کے صاحبزادہ صاحب کو اور ایک پریس کو بھیجی جائے۔

خاکسار سید صوفی محمد عبدالرحیم

چنیوٹ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ ۱۰ جولائی زیر صدارت چودہری مولا بخش صاحب منعقد کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

(۱) انجمن احمدیہ چنیوٹ کا یہ اجلاس آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب وزیر تعلیم پنجاب کی حسرتناک وفات پر اپنے انتہائی غم اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور میاں صاحب مرحوم کی اس اچانک اور بے وقت وفات کو ہندوستانی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دیگر اقوام کے لئے عموماً ایک ناقابل برداشت نقصان تصور کرتے ہیں۔ اور میاں صاحب موصوف کے پسماندگان سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) نیز قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرارداد کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بیگم صاحبہ سر فضل حسین۔ میاں نسیم حسین صاحب ای۔ اے۔ سی شیخوپورہ اور الفضل کو بھیجی جائیں۔

غلام محمد کھوکھر۔ اے۔ ڈی۔ آئی سکولز چنیوٹ

فیروزپور

۱۱ جولائی جماعت احمدیہ فیروزپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

(۱) یہ اجلاس میاں سر فضل حسین صاحب کی بے وقت وفات کو تمام ملک اور قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ اور (۲) بیگم صاحبہ سر فضل حسین صاحب اور آپ کے صاحبزادگان و دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

خاکسار عبدالعزیز

جھنگ

۱۰ جولائی جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ آنریبل میاں سر فضل حسین کی المناک وفات پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہوا پسماندگان سے اس صدمہ جانکاہ میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کی وفات سے ملک ایک بہت بڑے مدبر اور سیاستدان سے محروم ہو گیا ہے۔

خاکسار غلام مرتضےٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ

جموں

۱۰ جولائی انجمن احمدیہ جموں کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب لفٹنٹ کرنل سردار عبدالرحمٰن خان صاحب درانی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

انجمن ہذا کا یہ اجلاس میاں سر فضل حسین مرحوم کی وفات پر انتہائی غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسے ملک و ملت کے لئے نقصان عظیم تصور کرتا ہوا مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے؛

سکرٹری انجمن احمدیہ جموں

گجرات

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن نے ایک اجلاس منعقد کر کے حسب ذیل قرارداد پاس کی۔

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات کا اجلاس میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات کو ملک اور قوم کے لئے ایک نقصان عظیم تصور کرتا ہے۔ اور میاں صاحب

وصیتیں

نمبر ۴۵۹۲:۔ منکہ تاج بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ گڑھ ڈاک خانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ / ۱۱ / ۳۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی و نقرئی قیمتی یک صد روپیہ اور حق مہر -/۵۰۰ روپیہ کل چھ سو روپیہ مالیت ہے۔ میں اس جائداد کے جو مذکورہ صدر ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی رقم اپنی وصیت کے حصہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گی۔ تو اس کی رسید لوں گی۔ جو کہ مذکورہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا تصور ہو گی۔

فقط ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء۔ العبد:۔ تاج بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد المنان امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد حسین بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۴۵۷۴:۔ منکہ سردار بیگم زوجہ ملک عبد الحمید قوم اعوان عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ / ۳ / ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد میرا مہر ہے۔ جو مبلغ -/۶۰۰ روپے ہے۔ یہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ خاوند کی گواہی کے لئے ان کی چٹھی ہمراہ وصیت لگا دی ہے۔

العبد:۔ سردار بیگم

گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز مولوی فاضل محلہ دارالرحمت

گواہ شد:۔ غلام حسین محلہ دارالرحمت

نمبر ۴۵۹۳:۔ منکہ حافظ پیر محمد ولد فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خادم مسجد ناصر آباد عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن اکبر پورہ خورد ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ صرف نقدی -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ مبلغ دس روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تا زیست ادا کر دوں گا۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہو گی۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ادا کر دوں گا۔ اور وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہو گی۔

العبد:۔ حافظ پیر محمد خادم مسجد ناصر آباد قادیان نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ ملک عبد الحق سکرٹری محلہ ناصر آباد قادیان

گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ محلہ ناصر آباد۔ قادیان

ابنائے فارس

نے بھی خدا کے فضل سے کتابی تبلیغ والی تجویز کو پسند فرمایا ہے چنانچہ جب یہ تجویز

(۱) حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے

کی خدمت میں پیش کی۔ تو آپ نے اُسے پسند فرمایا۔ اور ۵ سیٹ انگریزی ۲۵ روپے کے خریدے بھی۔ اسی طرح جب

(۲) حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب

کی خدمت میں اس تجویز کا ذکر کیا۔ تو آپ نے بھی اس پر اظہار پسندیدگی فرمایا۔ اور خود بھی آرڈر عنائت فرمایا۔ اور آپ کے حرم محترم سے بھی آرڈر ملا۔ اسی طرح

(۳) صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب (۴) صاحبزادہ میاں داؤد احمد صاحب۔
(۵) " میاں منور احمد صاحب (۶) " میاں عباس احمد صاحب
(۷) " میاں منیر احمد صاحب (۸) " میاں خلیل احمد صاحب۔
(۹) " میاں وسیم احمد صاحب (۱۰) " میاں طاہر احمد صاحب

نے بھی تبلیغی سیٹ غیر ممالک میں بھجوانے کے لئے آرڈر عنائت فرمائے ؛

انشاء اللہ تعالےٰ باقی ابنائے فارس کی طرف سے بھی جلد ہی معقول تعداد کا آرڈر ملے گا ؛

قوم کے جوان سالو! اور نونہالو! اٹھو! اور ابنائے فارس کی نیک مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے عزم کر لو۔ کہ جب تک دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچا نہ دیں گے۔ اس وقت تک دم نہ لیں گے جسکا سب سے بہتر۔ مؤثر اور آسان طریق یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی انگریزی۔ فارسی۔ اردو کتابوں کے سیٹ خرید خرید کر دنیا کے تمام سمجھدار لوگوں تک پہنچا دو۔ اور جتنی لائبریریاں ہیں ان میں بھی رکھوا دو۔ تاکہ ہر خاص و عام ان سے فائدہ اٹھائے ؛

رعائتی قیمت انگریزی سیٹ پانچروپیہ۔ رعائتی قیمت اردو سیٹ اڑھائی روپیہ۔ رعائتی قیمت فارسی سیٹ ڈیڑھ روپیہ

خاکسار:۔ **ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو۔ یا رک نہ جائے۔ تو قیمت واپس مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی دیرینہ کیوں نہ ہوں۔ ان کا مجرب نما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں۔ علاج شروع کر دیں مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہوگا۔ قیمت دوائی للعہ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیجدیں۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر عبدالرحمن۔ ایل۔ ایم پی اینڈ ایل سی۔ پی۔ ایس موگا پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رحمان ولد سجادل ذات کھو کا سکنہ کھو کا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱۹ ۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۴/۶/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی جھنڈا ولد ہدایت ذات جڈیر سکنہ چک ۱۵۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱۹ ۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۴/۶/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پیرس ۱۹ر جولائی۔ فرانس نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ دول لوکارنو کی کانفرنس لنڈن میں منعقد ہو۔ بیلجیم بھی اس تجویز کو منظور کر چکا ہے۔

لاہور ۱۹ر جولائی۔ "پرتاپ" ۲۰ر جولائی لکھتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب۔ پنجاب کے تمام سوشلسٹوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلانے والی ہے۔

الہ آباد ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے ہز ایکسی لینسی وائسرائے جب اس ماہ کے آخیر میں بنارس آئیں گے تو ضلع کے دیہات میں قیام کریں گے۔ تاکہ دیہاتیوں سے ذاتی طور پر حالات دریافت کریں۔

لاہور ۱۹ر جولائی۔ لاہور میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔ اور بعض مقامات پر ہیضے کے متعدد کیس ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ مانچو کو میں ایک ہندوستانی جوہری کو جو اذیتیں پہنچائی گئی ہیں۔ ان کے خلاف بطور احتجاج دفتر خارجہ نے جاپانی سفیر کو ایک زبردست عرضداشت ارسال کی ہے۔

کراچی ۱۹ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ریاستی کانفرنس کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ہندوستانی ریاستیں اور برطانوی ہندوستان ایک ہی ہیں۔ انہیں علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ریاستوں اور برطانوی ہندوستان کے باشندوں کے سیاسی و اقتصادی اور مجلسی حقوق یکساں ہیں۔

شملہ ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم ایل اے نے بھی مسٹر جناح کے پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

ماسکو ۱۹ر جولائی۔ مادراسے ریلوے لائن پر دو ٹرینوں کے تصادم کے نتیجہ میں اکاون مسافر ہلاک ہو گئے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو کی جاگیر میں سیسے کی کان برآمد ہوئی ہے۔ پانچ انجینئروں نے ۱۹۳ فٹ گہری کان کھود دی ہے۔ اور اس میں سے چھ ٹن سیسہ برآمد کیا ہے۔ جس کی قیمت ۱۸ پونڈ فی ٹن ہے۔

نئی دہلی ۱۹ر جولائی۔ پرسوں مقامی احرار پارٹی کے ایک رکن عظمت اللہ کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ یہ گرفتاری جامع مسجد میں اس لڑائی کے سلسلہ میں واقع ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔

الہ آباد ۱۹ر جولائی۔ الہ آباد میں جو فلسطین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس کا دوسرا اجلاس کل مولانا شوکت علی کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس کے اختتام پر گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ جس کا باعث یہ تھا۔ کہ ایک مقرر جوتوں سمیت تقریر کرنے کھڑا ہو گیا تھا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) روما کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ مسولینی برطانیہ سے مطالبہ کرے گا۔ کہ برطانیہ شاہ حبشہ کو پناہ نہ دے۔ کیونکہ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات بگڑنے کا اندیشہ ہے مسولینی کا خیال ہے۔ کہ شاہ حبشہ لنڈن میں بیٹھ کر اٹلی کے خلاف پراپیگنڈا کر رہا ہے

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ ہسپانوی مراکش میں یکایک انقلاب برپا ہو گیا۔ تنجیر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ لارا شے میں اہل مراکش اور فوج کے مابین شدید تصادم ہو گیا۔ میڈرڈ میں اعلان کیا گیا ہے کہ میلیلا اور سیوٹا میں ہسپانوی بمبار طیارے باغیوں پر بمباری کر رہے ہیں فرانس اور ہسپانیہ کی سرحد پر یہ افواہ گرم ہے۔ کہ ہسپانیہ کے جنوبی علاقہ میں گڑبڑ شروع ہو گئی ہے۔ اور کئی فوجی دستوں نے بغاوت کر دی ہے۔ چنانچہ حکومت کی حامی پارٹی کے ایک سرکردہ لیڈر کو قتل کر دیا گیا ہے۔

کانگڑہ ۱۹ر جولائی۔ دریائے بیاس اور اس کے معاون دریا میں طغیانی آجانے کی وجہ سے وادی کلو میں بعض گاؤں زیر آب ہیں۔ سلسلہ آمد و رفت بند ہو گیا ہے۔

قاہرہ ۱۹ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حبشہ میں لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ اور حبشہ کا بہت سا علاقہ ابھی تک نجاشی کو ہی بادشاہ مانتا ہے۔ حبشی لشکر جمع ہو رہے ہیں۔ اور بارشوں کے موسم میں زبردست حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ ہائیڈ پارک میں ملک معظم پر جو حملہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ حملہ آور کا کسی خاص سوسائٹی سے تعلق نہیں ہے بلکہ حملہ کے وقت اس کا دماغی توازن قائم نہ تھا

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک انگریزی اخبار رقمطراز ہے۔ کہ عالم اسلام میں جو عام اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ اور جو انتہائی صورت میں فلسطین میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کی تہ میں شیخ شکیب ارسلان کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ جو سالہا سال سے ارض مقدس اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی اور برطانی اقتدار کا شدید مخالف ہے۔

لاہور ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ ہندو سبھا، کانگرس نیشنلسٹ اور دوسرے ہندو لیڈروں سے اس غرض کے لئے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ کہ انتخابات کے لئے تمام ہندوؤں کا ایک متحدہ بورڈ قائم کیا جائے۔ تاکہ باہمی مقابلہ کے اخراجات نہ اٹھانے پڑیں۔

فرینکفورٹ ۱۹ر جولائی۔ جرمنی طیارہ "ہنڈنبرگ" کے کمانڈر نے بیان کیا ہے۔ کہ کل جس وقت وہ لینگ ہرسٹ سے شمالی آئرلینڈ پہنچا۔ حکومت جرمنی نے اسے ہدایت کی۔ کہ برطانوی علاقہ کی فضا میں پرواز نہ کی جائے۔ یاد رہے کہ جولائی کو اس طیارہ کے برطانوی علاقہ پر سے پرواز کے خلاف دارالعوام میں احتجاج کیا گیا تھا۔

سکندر آباد (دکن) ۱۹ر جولائی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ موتی محل ٹاکیز حیدر آباد میں آتشزدگی کے پیش نظر جس میں چودہ جانیں ہلاک ہو گئی تھیں۔ حیدر آباد ریزیڈنسی نے سینما گھروں کیلئے بعض قواعد و ضوابط مرتب کر دیے ہیں۔

مانٹریو ۱۹ر جولائی۔ آبنائے باسفورس کے بین الاقوامی نئے معاہدہ کے ساتھ ضمنی معاہدہ کے مسودہ کا مفاد یہ ہے کہ ترکی فوراً آبنائے باسفورس کی قلعہ بندی کر کے آبنائے میں سے جہازوں کے گزرنے پر پندرہ اگست سے عارضی طور پر وہ تمام پابندیاں عاید کر سکتا ہے۔ جو نئے بین الاقوامی قانون میں درج کی گئی ہیں۔

پیرس ۱۹ر جولائی۔ میڈرڈ سے پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ سابق وزیر بحر ہسپانیہ کو سنیر کا بینہ کا وزیر اعظم منتخب کر لیا گیا ہے۔

جودھپور ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اپنے حقوق کے لئے آئینی جدوجہد کرنے کے لئے ریاست جودھپور کے مسلمانوں نے ایک مجلس بنائی ہے۔

کراچی ۱۹ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ڈی جے سندھ کالج کے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سندھ اور پنجاب کے طلباء کی حالت دوسرے صوبوں کی نسبت بہت بری ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ بیکاری کے تدارک اور آزادی کے حصول کے لئے اپنی زندگی کے خاص مقاصد مرتب کریں۔

شملہ ۱۹ر جولائی۔ ملک معظم کی طرف سے حسب ذیل برقیہ ہز ایکسی لینسی وائسرائے کو موصول ہوا ہے۔ "میں آپ کے اس تہنیتی پیغام کو جو آپ نے والیان ریاست کی طرف سے اور ہندوستانیوں کی طرف سے مجھے ارسال کیا ہے۔ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور اس پر اظہار تشکر و امتنان کرتا ہوں۔"

جودھپور ۱۹ر جولائی۔ بھوپال گڑھ کی صورت حالات کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ہجوم پر لاٹھی چارج کرنے سے تقریباً ایک درجن اشخاص مجروح ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ صورت حالات مخدوش ہو گئی ہے۔

پانی پت ۱۹ر جولائی۔ پانی پت میں جنوبی پنجاب کے زمینداروں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی